از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 31 اکتوبر 1957

لیورائے فری

بنام

دی سپرانٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل امرتسر، و دیگر

(اور منسلک پٹیشن)

(ایس آر داس۔ چیف جسٹس وینکٹارامائر، ایس کے داس، اے کے سرکار اور ویوین بوس جسٹس صاحبان)

سمندری قوانین — ضبط اور جرمانے کا پروانہ — اگر مجرمانہ سازش کے لیے مقدمہ چلانے پر پابندی ہے — سی کسٹمز ایکٹ، 1878 (VIII، سال 1878)، دفعات 167 (8)، 186 — مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ XLV، سال 1860)، دفعہ 120B- آئین ہند، آرٹیکل 20(2)۔

درخواست کنندگان کو سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت مجرم پایا گیا اور ان کے قبضے سے برآمد شدہ کرنسی و دیگر اس سامان کو ضبط کر لیا گیا اور سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز کے کلکٹر نے ان پر بھاری ذاتی جرمانے عائد کیے۔ اس کے بعد کسٹم حکام نے ان کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے مجموعہ تعزیرات ہند 120B کے تحت، جسے فارن ایکسچینج ریگولیشنز ایکٹ 1947 دفعات 23/ 23B کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اور سی کسٹم ایکٹ دفعات 167 (81) کے ساتھ ساتھ دو مؤخر الذکر قوانین کی دیگر دفعات کے تحت بھی شکایات درج کرائی گئیں۔ مجسٹریٹ نے ضمانت منظور کر لی لیکن وہ مطلوبہ ضمانتی مچلکے فراہم نہیں کر سکے اور اس لیے انہیں عدالتی تحویل میں رکھا گیا۔ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دو درخواستوں کے ذریعے انہوں نے مجسٹریٹ کی عدالت میں ان کے خلاف زیر التواء کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے سرٹیریری اور/ یا ممانعت کی رٹس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ حکم پیشگی ملزم کی رٹس جاری کرنے کی بھی درخواست کی۔ ان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ آئین کے آرٹیکل 20(2) کی دفعات کے پیش نظر ان پر ایک ہی جرم اور زیر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

التواء کارروائی کے لیے دو بار مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا اور انہیں سزا نہیں دی جا سکتی۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ کے سامنے آئین کے آرٹیکل 20(2) کے ذریعے فراہم کردہ تحفظ کی خلاف ورزی کی گئی۔

حکم ہوا کہ یہ دلیل بے بنیاد تھی اور درخواستوں کو خارج کیا جانا چاہیے۔

یہ حقیقت کہ سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167(8) کے تحت ضبطی اور جرمانے عائد کرنے میں، کسٹمز کا کلکٹر عدالتی طور پر کام کرتا ہے فیصلہ کن نہیں ہے اور آئین کے آرٹیکل 20(2) کے تحفظ کو راغب نہیں کرتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 186 کسی بھی دوسری سزا کے نفاذ کو نہیں روکتا جس کے لیے متعلقہ شخص کسی دوسرے قانون کے تحت ذمہ دار ہو۔

ایف این رائے بنام کلکٹر آف کسٹمز، پٹیشن نمبر 438، سال 1955، 16 مئی 1957 کو فیصلہ کیا گیا، جس کا حوالہ دیا گیا ہے

مجرمانہ سازش مجموعہ تعزیرات ہند 120B کے تحت ایک جرم ہے لیکن سی کسٹمز ایکٹ کے تحت ایسا نہیں ہے، اور درخواست کنندگان پر کلکٹر آف کسٹمز کے سامنے اس کا الزام نہیں لگایا گیا تھا اور نہ ہی اس پر فرد جرم عائد کی جا سکتی تھی۔ یہ اس جرم سے الگ جرم ہے جو اس کے مقصد کے لیے ہو سکتا ہے اور جرم کی کوشش یا مکمل ہونے سے پہلے ہی مکمل ہو جاتا ہے، اور یہاں تک کہ جب کوشش یا مکمل ہو جاتا ہے، تو یہ اس طرح کے جرم کا کوئی جزو نہیں بنتا ہے۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس بنام رابینویتھ، (1915) 238 یو ایس 78، حوالہ دیا گیا۔

بنیادی دائرہ اختیار: درخواستیں نمبر 126 اور 127، سال 1957۔ (بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست کنندگان کی طرف سے این سی چٹرجی اور نانک چند۔

جواب دہندگان کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڈ، بی سین اور آر ایچ دھیبر۔

1957.31 اکتوبر۔

عدالت کا درج ذیل حکم داس چیف جسٹس نے دیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

امرتسر کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی فائل پر دو درخواست گزاروں اور ایک موشے بروک کے خلاف اسسٹنٹ کلکٹر آف لینڈ کسٹمز اینڈ سینٹرل ایکسائز، امرتسر کے معاملے میں ریکارڈ طلب کرنے اور اس میں ہونے والی کارروائی کو منسوخ کرنے کے لئے سرٹیریری اور/یا پابندی کی نوعیت میں ایک حکم، ہدایت یا رٹ طلب کرنے کے لئے، درخواست گزاروں کے افراد کو اس عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لئے حکم پیشگی ملزم تیار کیا جائے۔ قانون۔

ریکارڈ سے ظاہر ہونے والے حقائق مختصراً درج ذیل ہیں: درخواست گزار لیورائے فری نے پیرس میں امریکی سفارت خانے کے ایک افسر سے ایک کار نمبر C.D.75TT6587 خریدی تھی۔ یہ کار درخواست گزار فری نے درخواست گزار تھامس ڈانا کو مئی 1957 میں فروخت کی تھی۔ منتقلی پر، کار 18 مئی 1957 کو درخواست گزار دانا کے نام سے رجسٹر کی گئی تھی۔

اس کے بعد دونوں درخواست کنندگان نے ایس ایس ایشا کے بذریعے امریکن ایکسپریس کمپنی کے بذریعے جنیوا سے بمبئی تک اپنے سفر بیاض کروائے۔ کار بھی اسی جہاز سے بھیجی گئی تھی۔ دونوں درخواست کنندگان 11 جون 1957 کو کراچی میں اترے اور کراچی میں مختصر قیام کے بعد وہ ایک ساتھ ہوائی جہاز کے ذریعے بمبئی کے لیے روانہ ہوئے اور اسی دن بمبئی پہنچے۔ درخواست کنندگان 11 جون 1957 سے 19 جون 1957 کی سہ پہر تک بمبئی کے ایمبیسڈر ہوٹل میں اکٹھے رہے۔ آخری مذکور تاریخ کو وہ دونوں ہوائی جہاز کے ذریعے بمبئی سے نکلے اور اسی شام دہلی پہنچے۔ انہوں نے جن پتھ ہوٹل میں کمرہ نمبر 1 میں ٹھہرے اور 19 جون 1957 سے 29 جون 1957 تک وہاں قیام کیا۔ کار، جو بمبئی سے دہلی کے لیے ریل کے ذریعے بیاض کی گئی تھی، دہلی پہنچنے کے بعد، دونوں درخواست کنندگان دہلی سے روانہ ہوئے اور 22 جون 1957 کو دہلی سے امرتسر تک کار میں ایک ساتھ سفر کیا، اور وہاں رات گزارنے کے بعد، وہ 23 جون 1957 کو پاکستان جاتے ہوئے اٹاری روڈ لینڈ کسٹم اسٹیشن پہنچے۔ وہاں کے کسٹم افسران درخواست کنندگان سے مطالبہ کرتے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھے کہ وہ سامان کے اعلامیے کے فارم میں ان اشیاء کا اعلان کریں جو ان کے قبضے میں تھیں، بشمول کوئی بھی سامان جو ایکسپورٹ ٹریڈ کنٹرول اور / یا غیر ملکی زرمبادلہ کی پابندیوں کے تابع تھا اور / یا واجب الادا تھا۔ درخواست کنندگان میں سے ہر ایک نے اپنا سامان کا اعلامیہ فارم مکمل کیا اور اسے کسٹم حکام کے حوالے کر دیا جس پر اس کے دستخط تھے۔ اسی دن درخواست کنندگان میں سے ہر ایک کے افراد کی بھی تلاشی لی گئی اور کچھ کرنسی اور متحرک املاک جو سامان کے اعلامیے میں شامل نہیں تھیں، برآمد کی گئیں۔ دیگر چیزوں کے علاوہ، درخواست گزار دانا سے ایک پاکٹ ریڈیو اور ایک گھڑی برآمد کی گئی اور درخواست گزار فرے کے شخص سے 22 بور کی پستول اور اسی بور کے 48 زندہ کارتوس برآمد کیے گئے۔ دونوں درخواست کنندگان کو ایک ہی دن یعنی 23 جون 1957 کو گرفتار کر لیا گیا۔ 30 جون 1957 کو درخواست کنندگان سے پوچھ گچھ کی گئی اور کار کی مکمل تلاشی لی گئی۔ اس طرح کی گہری تلاشی اور بھاریک معائنے کے نتیجے میں، پٹرول ٹینک کے اوپر ایک خفیہ خانہ دریافت ہوا۔ خفیہ خانہ کھولنے پر پولیس نے خفیہ خانے سے 8,50,000 روپے کی بھارتی کرنسی اور 10,000 امریکی ڈالر برآمد کر کے قبضے میں لے لیے۔ 7 جولائی 1957 کو درخواست گزار دانا کو سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت نوٹس جاری کیا گیا تھا تاکہ کلکٹر کے سامنے اس بات کی وجہ بتائی جا سکے کہ اس دفعہ کے تحت اس پر جرمانہ کیوں نہیں لگایا جانا چاہیے - اور ضبط شدہ اشیاء کو کیوں ضبط نہیں کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح کا نوٹس درخواست گزار فرے کو 9 جولائی 1957 کو جاری کیا گیا تھا۔ درخواست کنندگان نے تحریری طور پر نمائندگی کی اور ذاتی طور پر بھی سنا گیا۔ 24 جولائی 1957 کو سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز کے کلکٹر نے درخواست گزار دانا کو 50,000 روپے کی ادائیگی پر کار کو چھڑانے کے حق انتخاب کے ساتھ کرنسی اور موٹر کار کو ضبط کرنے کا حکم دیا اور 100 روپے کی ادائیگی پر کار سے برآمد شدہ کرنسی کے علاوہ دیگر اشیاء کو ضبط کرنے کا بھی حکم دیا۔ کلکٹر کو اس بات پر بھی اطمینان ہوا کہ دونوں درخواست کنندگان میں سے ہر ایک سمندری کسٹم ایکٹ کی دفعہ 167 (8) کے تحت جرم کا یکساں طور پر مجرم تھا اور اس نے درخواست کنندگان میں سے ہر ایک پر 25,00,000 روپے کا ذاتی جرمانہ عائد کیا، جو حکم کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر یا اس طرح کی توسیع کی مدت کے اندر ادا کیا جائے جس کی عدالتی افسر اجازت دے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

12 اگست 1957 کو، کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز، امرتسر کے اسسٹنٹ کلکٹر نے دو درخواست کنندگان اور بمبئی کے ایک موشے باروک کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، امرتسر کے سامنے، فارن ایکسچینج ریگولیشنز ایکٹ، 1947 کی دفعہ 8 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 23 اور سی کسٹمز ایکٹ، 1878 کی دفعہ 167 (81) کے تحت، جیسا کہ سی کسٹمز (ترمیم) ایکٹ، 1955 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، شکایت درج کرائی۔ اس کے بعد، اسی اسسٹنٹ کلکٹر آف لینڈ کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز کی طرف سے دو درخواست کنندگان اور مذکورہ موشے باروک کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، امرتسر کے سامنے، فارن ایکسچینج ریگولیشنز ایکٹ، 1947 کی دفعہ 8 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 23، اور سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167 (81) اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ B-120 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 23/B-23، فارن ایکسچینج ریگولیشنز ایکٹ اور دفعہ 167 (81)، سی کسٹمز ایکٹ، 1878 کے تحت ایک تازہ شکایت درج کی گئی۔ درخواست گزار فرے کے خلاف اس ایکٹ کی دفعہ 20 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پستول اور کارتوس رکھنے پر بھارتیہ آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ بھی شروع کیا گیا تھا۔ اسے آرمز ایکٹ کیس میں ایک مچلکہ کے ساتھ 10,000 روپے کی رقم میں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا گیا تھا، جو اس نے پیش کیا تھا۔ آرمز ایکٹ کیس کی سماعت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ختم ہو چکی ہے لیکن احکامات زیر التوا ہیں۔ درخواست کنندگان، فرے اور دانا کو بالترتیب پانچ لاکھ اور دس لاکھ روپے کی ضمانت پر رہا کرنے کی ہدایت کی گئی، جسے بالآخر عدالت عالیہ نے کم کر کے بالترتیب دو لاکھ اور پانچ لاکھ روپے کر دیا۔ درخواست کنندگان میں سے کوئی بھی مطلوبہ مچلکہ فراہم نہیں کر سکا اور اس لیے وہ عدالتی حراست میں ہیں۔ وہ اب پہلے سے مذکور راحت کے لیے ان درخواستوں کے ساتھ آگے آئے ہیں۔ ان کی بنیادی دلیل، جس پر ہمارے سامنے زور دیا گیا ہے، یہ ہے کہ انہیں قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار کے علاوہ ان کی آزادی سے محروم کر دیا گیا ہے۔

عام حالات میں زیر سماعت قیدی کو پکڑنے اور حراست میں رکھنے کا حکم یا وارنٹ پیش کرنا حکم پیشگی ملزم کی رٹ میں ایک اچھی واپسی ہوگی۔ لیکن درخواست کنندگان کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں آئین کے آرٹیکل 20(2) کے تحت ان کے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اسسٹنٹ کلکٹر بنام سورجمل ([1]) میں کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے مشاہدات پر انحصار کرتے ہوئے، اور کلکٹر آف کسٹمز بنام اے ایچ اے رحمان ([2]) میں مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے میں، یہ دعوی کیا گیا ہے کہ سی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167(8) کے تحت ضبطی اور جرمانے کا حکم دیتے ہوئے، کلکٹر عدالتی طور پر کام کر رہا تھا اور اس لیے درخواست کنندگان پر پہلے ہی کارروائی کی جا چکی ہے اور انہیں سامان کی درآمد اور برآمد کی کوشش کے جرم کے لیے سزا دی جا چکی ہے، جس کی درآمد یا برآمد فی الحال ممنوع ہے یا اس کے ذریعے یا اس کے تحت پابندی عائد ہے۔ سی کسٹمز ایکٹ کا باب IV، اور اس کے نتیجے میں ان پر دوبارہ مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا اور اسی جرم کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ دلیل یہ ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے زیر التواء کارروائی آئین کے آرٹیکل 20(2) کے ذریعے درخواست کنندگان کو دیے گئے تحفظ کے خلاف ہے۔ یہ کہ ضبطی اور جرمانے عائد کرنے میں کلکٹر عدالتی طور پر کام کرتا ہے، اس عدالت نے 16 مئی 1957 کو ایف این رائے بنام کلکٹر آف کسٹمز([1]) میں اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے۔ دفعہ 167 (8) کے تحت عائد کیے جانے والے جرمانے کی زیادہ سے زیادہ رقم کے بارے میں کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا ہے اور ہمیں اس نکتے پر کوئی رائے ظاہر کرنے کے لیے نہیں کہا گیا ہے۔ لیکن یہ حقیقت کہ کسٹمز کے کلکٹر نے عدالتی طور پر کام کیا فیصلہ کن نہیں ہے اور ضروری نہیں کہ آرٹیکل 20(2) کے ذریعہ ضمانت شدہ تحفظ کو راغب کرے اور سوال اب بھی باقی ہے کہ آیا درخواست گزاروں کا معاملہ آرٹیکل 20(2) کی توضیعات کے اندر آتا ہے۔ یہ آرٹیکل کسی شخص کو "ایک ہی جرم کے لیے ایک سے زیادہ بار مقدمہ چلانے اور سزا دینے" سے بچاتا ہے۔ اس سوال کا جواب دینا ہوگا کہ آیا درخواست کنندگان پر پہلے بھی اسی جرم کے لیے مقدمہ چلایا گیا تھا اور انہیں سزا دی گئی تھی جس کے لیے اب ان پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ کسٹم حکام کے سامنے کارروائی سی کسٹم ایکٹ کی دفعہ 167(8) کے تحت تھی۔ اس ایکٹ کی دفعہ 186 کے تحت، کسٹم کے افسر کے ذریعے اس ایکٹ کے تحت کسی بھی ضبط، جرمانے یا محصول کی بڑھتی ہوئی شرح کا فیصلہ کسی ایسی سزا کے نفاذ کو نہیں روکتا جس سے متاثرہ شخص کسی دوسرے قانون کے تحت ذمہ دار ہو۔ درخواست کنندگان پر اب جن جرائم کا الزام لگایا گیا ہے ان میں مجموعہ تعزیرات ہند 120B کے تحت جرم شامل ہے۔ مجرمانہ سازش ایک جرم ہے جسے مجموعہ تعزیرات ہند کے ذریعے بنایا اور قابل سزا بنایا گیا ہے۔ یہ سی کسٹمز ایکٹ کے تحت جرم نہیں ہے۔ کسی جرم کا ارتکاب کرنے کی سازش کا جرم اس جرم سے مختلف جرم ہے جو سازش کا مقصد ہے کیونکہ سازش جرم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے ارتکاب سے پہلے ہوتی ہے اور جرم کی کوشش یا تکمیل سے پہلے مکمل ہوتی ہے، اسی طرح جرم کی کوشش یا تکمیل کے لیے اس کے اجزاء میں سے ایک کے طور پر سازش کے عنصر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے وہ بالکل الگ جرائم ہیں۔ یہ وہ نظریہ بھی ہے جس کا اظہار یونائیٹڈ اسٹیٹس کی عدالت عظمیٰ نے یونائیٹڈ اسٹیٹس بنام رابینووچ ([2]) میں کیا ہے۔ مجرمانہ سازش کا جرم کسٹمز کے کلکٹر کے سامنے کارروائی کا موضوع نہیں تھا اور اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ درخواست کنندگان پر پہلے ہی مقدمہ چلایا جا چکا ہے اور انہیں "اسی جرم" کے لیے سزا دی جا چکی ہے۔ یہ سچ ہے کہ کسٹمز کے کلکٹر نے "سزا" اور "سازش" کے الفاظ استعمال کیے ہیں، لیکن ان الفاظ کا استعمال یہ ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا تھا کہ دونوں درخواست کنندگان میں سے ہر ایک سمندری کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 167(8) کے تحت جرم کا مجرم تھا۔ درخواست کنندگان پر کلکٹر آف کسٹمز کے سامنے مجرمانہ سازش کا الزام نہیں لگایا گیا تھا اور نہ ہی ان پر کبھی لگایا جا سکتا تھا اور اس لیے آرٹیکل 20 (2) کو لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ معاملے کے اس تناظر میں ہمارے لیے، موجودہ موقع پر، یہ ضروری نہیں ہے کہ مقبل حسین بنام ریاست بمبئی ([1]) کے معاملے کا حوالہ دیا جائے اور اس بات پر بحث کی جائے کہ آیا آرٹیکل 20 میں استعمال ہونے والے الفاظ صرف عدالت یا عدالتی ٹریبونل کے سامنے فوجداری کارروائی کی نوعیت کی کارروائی پر غور کرتے ہیں یا نہیں، جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ ہماری رائے میں، آرٹیکل 20 کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے، ہمارے سامنے کسی اور نکات پر زور نہیں دیا گیا ہے، ان کی درخواستوں کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document